جلد ۱۶ تبوک ۱۳۵۴ ہش شمارہ ۹

ستمبر ۱۹۷۵ء

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان آٹھ روپے
دیگر ممالک ایک پونڈ

فی پرچہ پچھتر پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

تبوک ۱۳۵۴ ہش

شعبان ۱۳۹۵ ھجری - ستمبر ۱۹۷۵ء

ایڈیٹر
غلام باری سیف

قیمت سالانہ آٹھ روپے | فی پرچہ ستر پیسے

فہرست مضامین

○ اٹھ باندھ کمر۔ تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا؟	از ایڈیٹر	۳
○ حدیث الرسول۔ سیرابی کا دروازہ	"	۸
○ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ	حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام	۹
○ بِاسْمِكَ يُحْفَظُ كُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدَا (نظم عربی)	" " " "	۱۰
○ از دعا کن چارہ آزارِ انکارِ دعا (نظم فارسی)	" " " "	۱۱
○ کون میرا خدا ہے تیرے سوا (نظم)	مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی	۱۲
○ آدابِ دعا اور رسول مقبول کی دعائیں	از ایڈیٹر	۱۳
○ عدل و مساوات کا اسلامی تصور	ابن احمد	۲۴
○ چند استفسارات اور ان کے جوابات	از ایڈیٹر	۲۸
○ مرکزی اعلانات	قائد عمومی	۳۱

پبلشر . . . . چوہدری محمد ابراہیم
مطبع . . . . ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت . . . . . دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شمارہ ۹	ماہنامہ انصار اللہ ربوہ	جلد ۱۶

تبوک ۱۳۵۴ہش

(۱)

اُٹھ باندھ کمر

وہ بابرکت مہینہ آپہنچا جس میں خدائے لم یزل کی آخری شریعت نازل ہوئی تھی۔ وہ مقدس مہینہ جس کی ایک رات یعنی لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ وہ مہینہ جس میں جنت کے دریچے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازوں پر تالے ڈال دیئے جاتے ہیں۔ وہ مقدس مہینہ جس میں شیطان کو زنجریں پہنائی جاتی ہیں۔ بخاری کی حدیث ہے حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ (بخاری کتاب الصوم)

کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطان پابندِ سلاسل کردیا جاتا ہے۔

یہ مہینہ تزکیہ نفوس کا مہینہ ہے۔ یہ ایام روحانی تربیت کے ایام ہیں۔ ان ایام میں بندہ اپنے خالق کے لئے کھانا پینا اور حوائج طبعیہ کو ترک کر دیتا ہے وہ اپنے مولا کی صفات کی چادر تلے آتا ہے۔ وہ خدا کے ملنے کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ وہ شب بیداری کرتا ہے۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرتا ہے۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبان کو تر کرتا ہے۔ حرام چیزوں کا کیا کہنا وہ اپنے مولا کے لئے

حلال اشیاء کو بھی ترک کرتا ہے۔ خدا کا پیارا گنہگار بندہ جب کھانا پینا ترک کر کے منہ بند رکھتا ہے تو وہ غفور اور ودود خدا، وہ شکور آقا وہ آسمانی قدردان اپنے نبی کی زبان سے فرماتا ہے۔

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِيْ اَلصِّيَامُ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم)

روزہ دار کے منہ کی بو خدا کو کستوری سے بھی زیادہ پسند ہے، وہ کہتا ہے چونکہ بندہ اپنا کھانا پینا میرے لئے ترک کرتا ہے۔ وہ میرے لئے روزہ رکھتا ہے۔ لہذا اس کی جزا میں خود اسے مل جاتا ہوں بندہ دینے والے کو پالیتا ہے وہ اس مہینہ میں کثرت سے نوافل ادا کرتا ہے۔ لہذا بموجب حدیث قدسی خدا اس کے ہاتھ پاؤں ہو جاتا ہے۔ بندہ باخدا ہی نہیں خدانما بن جاتا ہے۔

مختلف امور کے ثواب اور روزہ کے بارے میں ابوہریرہؓ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ان کی ایک اور روایت سنیئے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ (ترمذی ابواب الدعوات)

اس آدمی کا ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا لیکن اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اور اس آدمی کا بھی ناک خاک آلود ہو جسے رمضان نصیب ہوا اور پھر یہ مبارک مہینہ اس کی بخشش سے بغیر ہی گزر گیا اور اس کا بھی ناک خاک آلود ہو جس کے ماں باپ اس کی زندگی میں بوڑھے ہوئے لیکن ان کا بڑھاپا بھی اسے جنت میں نہ لے جا سکا

لوگ کس خوشی سے عید کے چاند کو دیکھتے ہیں۔ حالانکہ حدیث کے مطالعہ کے بعد اور رمضان کی برکات کے علم کے بعد تو رمضان کے چاند کو آسمان پر ڈھونڈنا چاہیئے۔ اس مبارک چاند کی تلاش چاہیئے کہ یہ چاند آسمان پر طلوع ہو کر منادی کرتا ہے کہ غافل اٹھ اللہ کی رحمت کے دریچے کھل گئے۔ در رحمت وا ہو گیا۔ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ۔ اے بھلائی کے خواہاں خیر بٹ رہی ہے آجا تیرے لئے سنہری موقعہ ہے ویَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔ اے بدیوں کے دلدادہ رک جا کہ یہ شرارت کے دن نہیں کیوں اپنی صلاحیتوں کو برباد کر رہا ہے۔ اب تو بدیوں کے تمام سوراخ بند کر دے۔ دیکھ بدی کو پاس نہ پھٹکنے دے۔ یہ ایام غنیمت

ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا۔ ہم نے بدیوں کے محرک کو روکا ہے۔ ذرا کوشش کر شیطان کی گرفت ڈھیلی ہو چکی ہے۔ مایوسی نے اس کو دل شکستہ کر دیا ہے۔ ذرا ہمت کر خدا کی آغوش رحمت وا ہے۔

مَیں نے ایک بوڑھے احمدی سیّد کو دیکھا جب عید کا چاند طلوع ہوا۔ رمضان گزر گیا تو مسجد کے صحن میں وہ بزرگ ٹہلتے تھے اور روتے تھے اور کہتے تھے۔ اے رمضان! اے مقدس مہینے! اے دوست پتہ نہیں پھر زندگی میں تجھ سے ملاقات ہوگی یا نہیں۔ اے دوست تو الوداع ہو رہا ہے۔ اللہ اللہ! کیا عجیب جذبات ہوتے ہیں خدا کے پیارے بندوں کے۔

یہ دن دعاؤں کے دن ہیں۔ یہ دن گریہ وزاری کے دن ہیں۔ یہ ذکر الٰہی کے ایّام ہیں۔ یہ جھولیاں بھرنے کے دن ہیں۔ اس مہینہ کی راتیں خدا سے مناجات کے لئے ہیں۔ یہ مہینہ دل کو گداز اور آنکھوں کو تر کرنے کے لئے ہے۔ یہ ماہ مغفرت وعفو طلب کرنے کے لئے ہے۔ یہ مہینہ روحانی تربیت کے لئے ہے۔ اے خدا کے قرب کے متلاشی! اے منزلِ حقیقت کے راہی اٹھ کمر ہمت کس لے۔ منزل تیری طرف بڑھ رہی ہے۔ خدائے لم یزل اس ماہ میں قریب ہو جاتا ہے۔ وہ رحیم تیری سچی محنت کا پھل تجھے ضرور دے گا۔ ہمارے آقا نے مدنی اس مبارک مہینہ میں ایک مسافر کی طرح کمر باندھ لیتے تھے۔ ہماری ماں اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

(مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر)

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔ اور سخت محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور رمضان میں بہت سخاوت فرماتے کہ یہ مہینہ غیر معمولی برکات کا مہینہ ہے۔ آخری دس دن تو آپ یوں ہوتے جیسے مسافر شام کے وقت اپنی منزل پہنچنے کے لئے تگ ودو کرتا ہو اے انصار بزرگان! اس وقت جماعت کو اسلام کو، وطن کو آپ کی دعاؤں کی شدید ضرورت ہے۔ ہمارا سہارا وہی ہے۔ وہی ملجأ ہے وہی ماویٰ ہے۔ بجز اس کے کوئی جائے پناہ نہیں۔ وہی رکن شدید ہے ساری قدرتوں کا مالک وہی ہے۔ طاقتوں کا منبع وہی ہے۔ وہ سمیع الدعا ہے۔ وہ ماں سے زیادہ مہربان ہے۔ آیئے اس مبارک مہینہ میں اسے پکاریں۔ آیئے سستیاں دُور کرکے کمر ہمّت باندھ لیں کہ سست مسافر کی منزل دور ہوتی جاتی ہے۔ لیکن جلد جلد اور تیز تیز قدم اٹھانے والے مسافر کی منزل قریب ہو جاتی ہے۔ آؤ اسی کی طرف دوڑیں کہ اس کے محبوب رسول ہمارے برگزیدہ آقا نے مدنی فرماتے ہیں۔ جب بندہ اس کی طرف چل کر

جاتا ہے تو وہ آسمانی آقا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ آئیے اس کی آغوش کی طرف لپکیں کہ وہی مامن ہے وہ ملجا و ماوٰے ہے اور یہ دن اس کے قرب کو حاصل کرنے کے ہیں ان کی تقدیر کو طلب کرنے کے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ جو ان دنوں میں کمر ہمت باندھ لیتا ہے۔ اور ان ایام سے کما حقہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

(۲)

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا؟

انسان دنیا سمجھیں یا نہ سمجھیں اس کائنات کا ایک خالق و مالک ہے۔ وہ لامحدود قدرتوں کا مالک ہے۔ ہر چیز پر اس کا قادرانہ تصرف ہے۔ کوئی چیز اس کے حکم سے باہر نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ عاجز انسان جب اس کی عظمت اور قدرت کا احساس کر کے اس کے حضور گرتا ہے اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے ۔ وہ خدا اپنی مخلوق پر ماں سے زیادہ مہربان ہے وہ اپنے پیاروں کی پکار سنتا ہے۔ لوگ دعاؤں کی تاثیر کے منکر ہیں لیکن ایک مذہبی انسان دعا کا منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ اس کی تاثیر کا انکار کیسے کر سکتا ہے اس کا تو ایمان ہے کہ دعا میں وہ تاثیر ہے جو کسی اور شے میں نہیں۔ دعا وہ قوت رکھتی ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ دعا ناممکن کو ممکن کر سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب برکات الدعاء میں کس تحدی اور زور سے فرمایا:

> "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک ماجرا گذرا ۔۔۔۔ اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی و بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

یہ دعا ہی تھی جو بدر کے میدان میں آندھی بنکر آئی اور یہ مکی زندگی کی مظلومانہ دعائیں تھیں جس کے نتیجہ میں بدر کے میدان میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ کی لاشیں دنیا کو نظر آئیں اور یہ دعا ہی تھی جس کے نتیجہ میں حضرت عمرؓ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ابوہریرہؓ کی گالیاں دینے والی ماں مسلمان ہوئی اور دوس قبیلہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا پہلے بھی جو کچھ ہوا دعاؤں سے ہوا اور آئندہ بھی جو کچھ ہوگا دعاؤں سے ہوگا۔ سیدنا حبیب کبریا نے فرمایا اس امت کے آخری دور

میں جو بہتری کے آثار پیدا ہوں گے وہ اسی طریق سے ہوں گے جس سے امت کے اوائل میں یہ آثار پیدا ہوئے تھے۔ پس دعا کیجئے الحاح و زاری سے دعا کیجئے۔ ثبات اور استقامت سے دعا کیجئے۔ گریہ وزاری سے دعا کیجئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھیئے دعا کی کیا تاثیر بیان فرمائی ہے۔ دعا کے متعلق کیا فرمایا ہے پوچھو ان مستجاب الدعوات سے جن کی دعاؤں نے علاقوں میں ان کے شہروں میں ان کے خاندانوں میں انقلاب پیدا کئے۔ اس قدرتوں کے مالک کو پکاریئے۔ نیک تغیر پیدا کیجئے۔ بچوں کی طرح بلبلایئے تا اس کی رحمت جوش میں آئے۔ اس کو سہارا بنایئے کہ باقی سب سہارے جھوٹے ہیں۔ اس عروۃ وثقیٰ کو تھامئے۔ اس ارحم الراحمین کو بلایئے۔ اس قادر و قدیر کو پکاریئے۔ مشکل کشا وہی ہے۔ وہی حاجت روا ہے۔ مصائب سے وہی نجات دلانے والا ہے۔ مسنون دعائیں کیجئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء نے جو دعائیں بتلائیں۔ ان کا ورد کیجئے۔ اسے پکاریئے۔ کیا ہی پیارے شعر کسی نے کہے ہے

یا من الیہ المشتکی والمفزع ؛ انت المعدُّ لکلّ ما یتوقع

یا من خزائن فضلہ فی قول کن ؛ امنن فان الخیر عندک اجمع

مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ ؛ ولئن رددت فای باب اقرع

اے وہ ذات جس کے حضور شکایت اور گھبراہٹ کے وقت انسان جاتا ہے۔ تو ہی ہر توقع کو پورا کرنے والا ہے۔ اے وہ ذات جس کے فضلوں کے خزانے ایک کلمہ کن میں ہیں۔ احسان کر کہ ساری بھلائی تیرے پاس ہے اور مجھے تیرا دروازہ کھٹکھٹانے کے سوا کیا چارہ ہے اور اگر تو لوٹا دے تو کونسا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں۔

(۳)

خدا سے کیا مانگا؟

امام بخاریؒ کے مایہ ناز شاگرد امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ترمذی میں محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ابواب الدعوات میں اکٹھی کی ہیں۔ خدا کے سب سے مقرب اور اس کے عاشق صادق ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی و اتمی تھے۔ وہ افصح العرب والعجم بھی تھے۔ زبان بھی فصیح اور عشق بھی سب سے سوا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا سے کیا مانگا۔ اور کس سے خدا کی پناہ چاہی۔ اسے اس رسالہ میں مطالعہ فرمایئے۔

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

سیرابی کا دروازہ

حدیث:

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ (بخاری کتاب الصوم۔ باب الریّان للصائمین)

ترجمہ:-

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنّت میں ایک دروازہ ہے جسے "سیرابی" کہتے ہیں۔ اس دروازے سے قیامت کے دن روزہ دار ہی داخل ہونگے۔ ان کے علاوہ اور کوئی اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا۔ آواز دی جائے گی روزہ دار کہاں ہیں۔ اس پر روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے علاوہ کوئی اس دروازے سے جنت میں داخل نہ ہوگا اور جب روزہ دار اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔

تشریح:-

اس حدیث سے روزہ کی فضیلت ظاہر ہے۔ جس شخص نے خدا کے لئے بھوک پیاس برداشت کی اسے قیامت کے دن یہ جزا ملے گی کہ وہ سیر ہوگا۔ اسے کسی قسم کی بھوک پیاس نہ ہوگی کہ اس بھوک پیاس کا بدلہ یہی ہے جس قسم کے اعمال ہونگے اسی کے موافق اس کی جزا ہوگی۔ مال خرچ نہ کرنے والوں کا مال آج ان کے لئے وبال جان ہوگا۔ لوگوں کو آرام پہنچانے والے آج آرام میں ہوں گے اور خدا کی خاطر بھوکے اور پیاسے رہنے والے آج رب دنیا کے سامنے سیرابی کے دروازے سے داخل ہونگے اور جن لوگوں نے خدا کی خاطر کوئی بھوک پیاس نہ برداشت کی تھی۔ آج بھوک و پیاس برداشت کریں گے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ (توبہ آیت ۱۲۰) اجتماعات کے موقعہ پر پنڈال میں داخلہ کے لئے مختلف دروازے بنائے جاتے ہیں۔ کچھ دروازے مخصوص لوگوں کے داخلہ کے لئے ہوتے ہیں۔ جنت میں نیک اعمال بجالانے والوں کے لئے یہ دروازے انکے اکرام کے اظہار کے لئے ہونگے کہ روزہ دار اسی دروازے سے آئیں۔ کوشش کیجئے کہ جنت میں داخلہ کے لئے ہمیں بھی اسی دروازہ سے پکارا جائے۔

اِس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہُوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا ....

میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۶۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم عربی کلام

بِاسْمِكَ يُحْفَظُ كُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدَا

(تیرے ہی نام سے ہر شخص ہلاکت سے بچتا ہے۔)

لَكَ الْحَمْدُ يَا تُرْسِي وَحِرْزِي وَجَوْسَقِي — بِحَمْدِكَ يُرْوَى كُلُّ مَنْ كَانَ يَسْتَقِي

اے میری ڈھال میری پناہ اور میرے قلعہ ساری تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے۔ تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِكْرِكَ يَجْرِي كُلُّ قَلْبٍ قَدِ انْتَقَى — بِحُبِّكَ يَحْيَى كُلُّ مَيْتٍ مُمَزَّقِ

تیرے ذکر سے ہر ایک ٹھہرا ہوا دل جاری ہو جاتا ہے۔ — اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے۔

وَبِاسْمِكَ يُحْفَظُ كُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدَا — وَفَضْلُكَ يُنْجِي كُلَّ مَنْ كَانَ يُوثَقِ

اور تیرے ہی نام سے ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے۔ — اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے۔

وَمَا الْخَيْرُ إِلَّا فِيكَ يَا خَالِقَ الْوَرَى — وَمَا الْكَهْفُ إِلَّا أَنْتَ يَا مَلْجَأَ التُّقَى

اے جہاں آفریں تمام نیکی تیری طرف سے ہے — اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے۔

وَتَعْنُو لَكَ الْأَمْلَاكُ خَوْفًا وَهَيْبَةً — وَتَجْرِي دُمُوعُ الرَّاسِيَاتِ وَتَشْبَقِ

اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں — اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور روا لیا ہیں۔

وَلَيْسَ لِقَلْبِي يَا حَفِيظِي وَمَلْجَائِي — سِوَاكَ مُرِيحٌ عِنْدَ وَقْتِ التَّأَزُّقِ

اور میرے دل کے لئے اے میرے نگہبان اور پناہ — اور کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

يَمِيلُ الْوَرَى عِنْدَ الْكُرُوبِ إِلَى الْوَرَى — وَأَنْتَ لَنَا كَهْفٌ كَبَيْتٍ مُسَرْدَقِ

دکھ کے وقت خلقت خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے۔ — اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

وَقَدْ كُنْتُ لِلّٰهِ الَّذِي كَانَ مَلْجَائِي — وَذَالِكَ سِرٌّ بَيْنِي رُوحِي وَمُزْهِقِي

اور میں اسی خدا کے لئے ہو گیا جو میری پناہ ہے۔ — اور یہ بھید ہے مجھ میں اور میری [illegible] گاہ میں

أُحِبُّ بِرُوحِي فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى — وَإِنِّي لَأَوَّلُ مَنْ نَوَى كُلَّ مُلْزَقِ

میں اپنی جان سے اس کو دوست رکھتا ہوں جو بیج کو اگانے والا ہے اور میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے اول ہر ایک پیوستہ کو پھینک دیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام

از دعا کن چارۂ آزارِ انکارِ دعا

(انکارِ دعا کے مرض کا علاج بھی تو دعا سے ہی کر)

روئے دلبر از طلبگاراں نمے دارد حجاب — مے درخشد در خور و مے تابد اندر ماہتاب

دلبر کا چہرہ طالبوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ سورج میں بھی چمکتا ہے اور چاند میں بھی

لیک آں روئے حسیں از غافلاں ماند نہاں — عاشقے باید کہ بردارند از بہرش نقاب

لیکن وہ حسین چہرہ غافلوں سے پوشیدہ ہے۔ سچا عاشق چاہیئے تاکہ اسکی خاطر نقاب اٹھائی جائے

دامنِ پاکش ز نخوتہا نمے آید بدست — ہیچ راہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب

اس کا مقدس دامن تکبر سے ہاتھ نہیں آتا اس کے لئے کوئی راہ سوائے درد اور بے قراری کے نہیں ہے۔

بس خطرناک است راہِ کوچۂ یارِ قدیم — جاں سلامت بایدت از خود رویہا سر بتاب

اس محبوب ازلی کا راستہ بہت خطرناک ہے۔ اگر تجھے جان کی سلامتی چاہیئے تو خود روی کو ترک کر دے

تا کلامش فہم و عقلِ ناسزایاں کم رسد — ہر کہ از خود گم شود او یابد آں راہِ صواب

نااہل لوگوں کی عقل اسکے کلام کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ جو خودی کا تارک ہو اسی کو وہ صحیح راستہ ملتا ہے۔

مشکلِ قرآں نہ از ابنائے دنیا حل شود — ذوقِ آں میداند آں مستی کہ نوشید آں شراب

قرآن کو سمجھنے کا مسئلہ اہلِ دنیا سے حل نہیں ہو سکتا اس شراب کا مزہ وہی جانتا ہے جو اس (ترکِ خودی کی) شراب کو پیتا ہے۔

ایکہ آگاہی نداری تو ز انوارِ دروں — در حقِ ما ہرچہ گوئی نیستی جائے عتاب

اے وہ شخص جسے باطنی انوار کی کچھ خبر نہیں ہے تو جو کچھ بھی ہمارے حق میں کہے ناراضگی کا موجب نہیں ہے۔

از سرِ وعظ و نصیحت ایں سخنہا گفتہ ایم — تا مگر زیں مرہمے بہ گردد آں زخمِ خراب

ہم نے نصیحت اور خیر خواہی کے طور پر یہ باتیں کہی ہیں تاکہ وہ خراب زخم اس مرہم سے اچھا ہو جائے۔

از دعا کن چارۂ آزارِ انکارِ دعا — چوں علاج مے ز مے وقتِ خمار و التہاب

انکارِ دعا کے مرض کا علاج بھی تو دعا ہی سے کر جیسے خمار اور اضمحلال کے وقت شراب کا علاج شراب ہی کیا جاتا ہے۔

کون میرا خدا ہے تیرے سوا

کون مشکل کُشا ہے تیرے سوا — کون حاجت روا ہے تیرے سوا

کون مسندِ نواز ہے تجھ بن — کون راحت فزا ہے تیرے سوا

کون منزل رساں ہے تیرے بغیر — کون جادہ نما ہے تیرے سوا

کس کی عادت ہے لطف فرمائی — کس کا شیوہ عطا ہے تیرے سوا

کس کے دَر پر کروں جبیں سائی — کس کو سجدہ روا ہے تیرے سوا

کون تیرا ہے بندۂ ناچیز — کون میرا خدا ہے تیرے سوا

جس کے لب پر "نہیں" نہیں آتی — کون جانِ حیا ہے تیرے سوا

کس نے دامن بھرا ہے تیرے بغیر — کس نے جامہ دیا ہے تیرے سوا

روپ میں جو دُیا میں یکتا ہو — کون ایسا پیا ہے تیرے سوا

جب بھی اُٹھا قدم میں تشر کا
کون بڑھ کر ملا ہے تیرے سوا

بشیر احمد راجیکی
ربوہ

آدابِ دعاء ——— اور ——— رسول مقبولؐ کی دعائیں

——— از ایڈیٹر ———

کونسی دعا قبول ہوتی ہے۔ —

اللہ تعالےٰ کی ہستی کا یہ ایک ثبوت ہے کہ وہ پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ کہ جب میرا بندہ میرے متعلق کوئی سوال کرے تو کہہ دے کہ میں قریب ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن تجربہ بتلاتا ہے کہ بعض اوقات دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات قبولیت میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ اور بعض دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو دعا کے بھی کچھ آداب ہیں۔ خدا کے مستجاب الدعوات بندے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعا کے آداب سکھلائے۔ جن میں سے کچھ آج کے مضمون میں پیش کئے جاتے ہیں۔

تحمید اور درود —

دعا سے قبل اللہ تعالےٰ کی حمد کی جائے۔ یعنی سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ پھر دعا کی جائے۔ حدیث میں آتا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے حضورؐ پر درود بھیجا۔ اور کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اور مجھ پر رحم کر۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا۔ اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب تو دعا کرنا چاہے تو فاحمد اللہ بما هو اهله وصلّ علىّ ثم ادعه تُجَبْ۔ اللہ تعالےٰ کی تعریف کر جو تعریف کے قابل ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیج۔ پھر دعا مانگ۔ خدا تیری دعا قبول کرے گا۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

صلہ رحمی —

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ انسان کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور اس سے برائی کو دور کرتا ہے جب تک آدمی گناہ کی دعا نہیں کرتا یا رشتہ داری کے تعلق کو قطع نہیں کرتا

(ترمذی ابواب الدعوات)

یہ حدیث بتلاتی ہے کہ صلہ رحمی قبولیت دعا کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک خدا کی رحمت

کو جذب کرنے کا باعث ہے اور قاطع رحم کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے جو رحم کے رشتوں کو ملاتا ہے وہ مجھ خدائے رحمان کو ملاتا ہے۔

کشائش میں دعا

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان مصیبت کے وقت خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے جب مبتلائے آلام ہوتا ہے تو خدا یاد آتا ہے اور اسے پکارتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے اگر وہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا مصائب میں قبول کرے تو خدا کو آسائش اور کشائش کے ایام میں بھی نہ بھولے۔ الفاظ یہ حدیث یہ ہیں:

مَن سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ

جو چاہتا ہے کہ تکالیف اور مصائب میں اس کی دعا قبول ہو اسے چاہیئے کہ آسائش اور آسودگی میں خدا سے زیادہ دعا کرے۔

جلد بازی نہ کرے۔

بعض اوقات انسان قبولیتِ دعا کے بارے میں جلد بازی کرتا ہے یہ بھی مناسب نہیں اسے تو گدا بننا چاہیئے۔ وہ مالک ہے۔ انسان اس کا بندہ ہے۔ اس کا تعلق اپنے آقا سے خادم کا ہے برابری کا نہیں۔ اس کا فرض وفاداری اور استقامت ہے۔ بعض دفعہ جلد بازی سلب نعمت کا موجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد باز کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اِدھر دعا کرے۔ اُدھر کہتا پھرے دیکھو میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ یہ کھیل ہے اور آدابِ دعا کے خلاف الفاظ حدیث یہ ہیں:۔

یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول دعوتُ فلم یستجب لی

(ترمذی ابواب الدعوات)

موحد کی دُعا قبول ہوتی ہے نہ کہ مشرک کی

دعا کے لئے ضروری ہے کہ خدا کی توحید پر ایمان ہو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔ اس کی صفات کا ورد کر کے اس سے مانگئے۔ خدا کی صفات کا تکرار توحید کا اقرار قبولیت دعا کے لئے اہم ذریعہ ہے۔ حضرت عبادہؓ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا۔

فقال لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہُ الملکُ ولہُ الحمدُ وھو علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر و سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفرلی او قال ثم دعا استجیب لہ

(ترمذی ابواب الدعوات)

اس نے کہا خدا کے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہت ہے۔ وہ سزاوار حمد ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ پاک ہے سب تعریفوں کا مستحق ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی خدا۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی طاقت نہیں مگر اسی کی۔ پھر اس شخص نے کہا اے رب مجھے بخش دے۔ اس کی دعا قبول ہوگی۔

سورۂ اخلاص پڑھ کر دعا کی جائے

حدیث میں آتا ہے جس نے خدا کی توحید کے اقرار کے بعد سورۃ اخلاص پڑھ کر دعا کی اس کی دعا قبول ہوتی۔ حضور فرماتے ہیں

والذی نفسی بیدہ لقد سال اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ
اجاب واذا سئل اعطی (ترمذی ابواب الدعوات)

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے واسطہ سے مانگا ہے جس سے جب بھی کوئی دعا مانگتا ہے وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور اسے اس کی مراد دیتا ہے۔

اس سورت میں خدا کی صفت احد، الصمد، اور لم یلد ولم یولد اور لم یکن لہ کفواً احد کا ذکر ہے۔

تین مقبول دعائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ ایک مظلوم کی دعا اور ایک مسافر کی دعا اور تیسری والد کی دعا لڑکے کے حق میں۔ الفاظ یہ ہیں:

ثلاث دعوات مستجابات دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد
علی ولدہ۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

دعا یقین سے پُر ہو

دعا کے لئے ضروری ہے کہ اس میں تذبذب نہ ہو اسے خدا کی قدرتوں پر پورا یقین ہو اس کا ایمان ہو کہ خدا دعا قبول کرتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاءً
من قلب غافل لاہ (ترمذی ابواب الدعوات)

خدا سے ایسی حالت میں دعا کرو کہ تمہیں دعا کی قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ خدا تعالے غافل لاپرواہ دل

کی دعا قبول نہیں کرتا۔ دعا کے وقت اس کا ہو جانا ضروری ہے۔ ایالث نعبد کا بھی مفہوم ہے استعانت یعنی ، وطلب کرنے سے پہلے اس کا ہو جائیے۔

رات کی تنہائی میں دُعا —

جب دنیا محو خواب ہو اس وقت بستر کو چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہو جانا قبولیت دعا کا ایک ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رات کا دو تہائی گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں۔ کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اسکو بخش دوں۔ الفاظ حدیث یہ ہیں

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفرلہ (ترمذی باب الدعوات)

دعا' اذان اور اقامت کے درمیان —

حدیث میں آتا ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا بھی رد نہیں ہوتی۔ حضرت انسؓ راوی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ (ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت یونسؑ کی دُعا —

حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا مانگی تھی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ یہ دعا کو جو مسلم بھی پڑھ کر مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔

فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیئ قط الا استجاب لہ (ترمذی ابواب الدعوات)

اس دعا کی حکمت یہ ہے کہ خدا کی سبوحیت کا اقرار ہے اور اپنی خطا کا اور یہ امر خدا کی رحمت کو جذب کرنے کا باعث ہے۔

افطاری کے وقت دُعا —

روزہ کھولنے کے وقت کی دعا بھی مقبول بارگاہ اللہ ہوتی ہے۔ حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ روزہ دار جب افطاری کرے۔ منصف امام اور مظلوم کی دعا۔ اسی حدیث میں آتا ہے کہ مظلوم جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو بادلوں کے اوپر آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور خدا فرماتا ہے۔

وعزتی لانصرنک ولو بعد حین (ترمذی ابواب الدعوات)

اے میرے بندے! میری عزت کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد۔

یاذالجلال والاکرام۔

حدیث میں آتا ہے کہ یہ الفاظ کہہ کر یعنی خدا کی عظمت اور کبریائی کا واسطہ دیکر جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضورؐ جب دعا پہ زور دیتے تو فرماتے۔ یا حیّ یا قیّوم برحمتك استغیث

حبیبِ کبریا نے خدا سے کیا مانگا؟۔

یہ درست ہے کہ حدیث میں آیا ہے جوتی کا تسمہ بھی خدا سے مانگو اور ہنڈیا کے لئے نمک بھی اسی سے مانگو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی بندے کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے والے، خدا سے ہی مانگ۔ اپنا ہاتھ بندوں کے سامنے مت پھیلا۔ مسیح پاکؑ نے فرمایا ؎

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

لیکن جب موقعہ میسّر آئے تو آسمانی آقا سے کیا مانگا جائے۔ آیئے یہ بھی اس محبوبِ سبحانی سے سیکھیں اور دیکھیں آپؐ نے خدا سے کیا مانگا۔ آپؐ خدا سے کیا طلب کرتے تھے۔

نور طلب کیا۔

حدیث میں آپؐ تہجد کے وقت بیدار ہوتے تو خدا سے اس کا نور مانگتے۔ کس طرح مانگتے۔ کن الفاظ میں مانگتے آپؐ فرماتے۔

اللّٰھم اجعل لی نوراً فی قلبی و نوراً فی قبری و نوراً من بین یدی و نوراً من خلفی و نوراً عن یمینی و نوراً عن شمالی و نوراً من فوقی و نوراً من تحتی و نوراً فی سمعی و نوراً فی بصری و نوراً فی شعری و نوراً فی بشری و نوراً فی لحمی و نوراً فی دمی و نوراً فی عظامی اللّٰھمّ اعظم لی نوراً واعطنی نوراً واجعل لی نوراً (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ میرے دل میں نور ڈال دے اور میری قبر کو پُر نور کر دے۔ میرے سامنے بھی نور ہو اور میرے پیچھے بھی میرے دائیں اور میرے بائیں نور ہو۔ میرے اوپر اور میرے نیچے نور ہی ہو۔ میری شنوائی میں نور ہو اور میری بینائی میں بھی نور ہو۔ میرے بالوں میں نور ہو اور میری جلد میں نور ہو۔ میرے گوشت میں نور ہو اور میرے خون میں نور ہو۔ میری ہڈیوں میں نور ہو۔ اے اللہ میرے لئے نور کو بڑا کر دے اور مجھے نور دے دے اور میرے لئے نور پیدا کر دے۔

حسنِ اخلاق مانگے —

آپؐ خدا سے دعا کیا کرتے کہ میرے مولیٰ مجھے اعلیٰ اخلاق عطا کر اور برے اخلاق سے بچا لے کہ اس کی تیرے سوا کسی کو طاقت نہیں

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ (ترمذی ابواب الدعوات)

حسنِ عبادت اور قلبِ سلیم مانگا —

حضورؐ خدا سے ملتجی ہیں

اللھم انی اسألك الثبات فی الامر واسألك عزیمة الرشد واسألك شکر نعمتك وحسن عبادتك واسألك لسانًا صادقًا وقلبًا سلیمًا (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ میں تجھ سے استقامت طلب کرتا ہوں اور ہدایت یعنی راہ نمائی مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیری نعمت کے شکر کی اور اچھی عبادت کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ تجھ سے سچی زبان اور سلیم دل مانگتا ہوں

تذبذب میں مبتلا افراد اور اقوام کبھی اونچے نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک عظیم کمزوری ہے، اس لئے آپؐ نے خدا سے استقامت طلب کی۔ اس سے ہدایت مانگی۔ اس سے عبادت کو صحیح طور پر بجا لانے کی توفیق مانگی۔ سچی زبان اور عیب سے محفوظ دل مانگا۔

رحمتِ باری اور ایمان مانگنا —

کتنی جامع مانع دعا مانگی افصح العرب والعجم نے۔ خدا سے یوں محوِ ناز ہیں۔

اللھم انی اسألك رحمةً من عندك تھدی بھا قلبی وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا غائبی وترفع بھا شاھدی وتزکی بھا عملی وتلھمنی بھا رشدی وترد بھا الفتی وتعصمنی بھا من کل سوء اللھم اعطنی ایمانًا ویقینًا لیس بعدہ کفر ورحمة وانال بھا شرف کرامتك فی الدنیا والآخرة۔ اللھم انی اسألك الفوز فی القضاء ونزل الشھداء وعیش السعداء والنصر علی الاعداء (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ میں تیری جناب سے رحمت کا سوالی ہوں جس رحمت سے میرے دل کو راہ نمائی نصیب ہو۔ اور میرے معاملہ میں جمعیت اور شیرازہ بندی نصیب ہو جس سے میرے غائب کی اصلاح ہو اور جو حاضر ہے اسے رفعت نصیب ہو۔ اس رحمت سے میرے نفس کو تزکیہ عطا کر اور میری ہدایت کو الہام نصیب ہو۔ اس رحمت کے سبب مجھے ہر

بُرائی سے بچانا۔ اے اللہ مجھے ایمان و ایقان نصیب کر جس کے بعد کسی قسم کا کفر نہ ہو۔ اور ایسی رحمت نصیب ہو جس سے مجھے دنیا اور آخرت میں اعزازی شرف نصیب ہو۔ اے اللہ میں تجھ سے فیصلہ میں کامیابی اور شہیدوں کا درجہ اور دشمن کے خلاف مدد مانگتا ہوں۔

خدا کی محبت کی طلب —

خدا کی محبت ہر برائی سے بچاتی ہے۔ یہی وہ متاع گراں بہا ہے جو سرمایۂ حیات ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے اس کی محبت طلب فرماتے ہیں۔ دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ

(ترمذی ابواب الدعوات)

اے پروردگار میں تجھ سے تیری محبت کی بھیک مانگتا ہوں اور اس کی محبت کا طالب ہوں۔ جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ عمل چاہتا ہوں جس کے نتیجہ میں تیری محبت مجھے حاصل ہو۔

تقوےٰ پاکدامنی —

آپ دعا فرماتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقوےٰ، پاکدامنی اور غنیٰ مانگتا ہوں۔ عفاف کے معنے سوال سے بچنا اور غنیٰ کے معنے سیر چشمی کے ہیں۔

عافیت طلبی —

آپ خدا تعالےٰ سے دعا فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ مجھے جسمانی عافیت عطا فرما۔ میری نظر کی عافیت عطا کیجیو۔

بیماری اور بینائی میں نقص دو بڑی آفتیں ہیں اس سے پناہ مانگی۔ کہتے ہیں آنکھ گئی تو جہان گیا۔ حضور نے خدا سے نظر کی عافیت مانگی۔

آندھی اٹھی تو کہا —

یہ ہوا رحمت بھی ہے لیکن کبھی یہ آندھی بنکر راہ کی ہر شے کو بیخ و بُن سے بھی اکھاڑ دیتی ہے۔ افق پر آندھی دیکھتے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے یوں عرض کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا فِیْهَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور جو اس میں بھلائی ہے وہ طلب کرتا ہوں اور اس میں جو تو نے اچھائی بھیجی ہے وہ طلب کرتا ہوں۔

وسعتِ فکر اور برکت مانگی —

آپؐ دعا فرماتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اغفرلی ذنبی ووسع لی فی رأیِ وبارك لی فیما رزقتنی (ترمذی باب الدعوات)

اے اللہ میری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما۔ مجھے وسعتِ فکر عطا فرما اور جو تو نے دیا اس میں برکت بخش کتنے لوگ ہیں ان کے مال و رزق میں فراوانی ہے لیکن برکت نہیں۔ حضورؐ خدا کی دین میں برکت مانگتے تو اگر رزق میں برکت رکھ دے تو تھوڑا بھی کافی ہے۔

سب سے افضل دعا —

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ سب سے افضل دعا کونسی ہے۔ آپؐ نے فرمایا سل ربك العافیة والمعافاة فی الدنیا والاٰخرة کہ خدا سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور سلامتی طلب کر۔ دوسرے دن یہ شخص پھر حاضر ہوا اور پھر یہی سوال کیا۔ آپؐ نے پھر یہی جواب دیا۔ تیسرے دن پھر آکر اس نے یہی سوال کیا۔ آپؐ نے پھر یہی جواب دیا اور فرمایا۔ اذا اُعطیت العافیة فی الدنیا واعطیتھا فی الاٰخرة فقد اَفلحت۔ جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت نصیب ہو جائے تو تو نے مقصودِ زندگی پالی۔

اتمامِ نعمت مانگی —

حضور صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے اتمامِ نعمت طلب فرماتے۔ آپؐ یہ دعا فرماتے۔ اللھم اسألك تمام النعمة۔ اے اللہ میں تجھ سے نعمت کی اتمام چاہتا ہوں۔ عرض کیا گیا حضور نعمت کا اتمام کیا ہے۔ فرمایا جنت تمام نعمت ہے۔

دین میں استقامت مانگی —

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکثر یہ دعا مانگا کرتے۔ یا مقلّب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینك۔ اے دلوں کے بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین میں ثبات عطا کرنا۔ حضرت معاذؓ نے یہ دعا سنی تو فرمایا یہ قرآن کی اک دعا کا مفہوم ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا... الخ

عفو طلب کی —

یہ دعا اکثر فرماتے۔ اللّٰھمّ انك عفوٌ تحب العفو فاعف عنّا (ترمذی ابواب الدعوات)

اے اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند فرماتے ہیں پس ہمیں بھی آپ کا عفو حاصل ہو۔

دو جامع دعائیں۔

آخر میں دو آپؐ کی دعاؤں کا ذکر مقصود ہے جو بہت جامع نافع اور پیاری دعائیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں اپنی ایسی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی وہ اطاعت عطا کر جو تیری جنت تک ہمیں پہنچا دے۔ اور وہ پختہ یقین بخش جو دنیا کے مصائب کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ ہماری شنوائی، بینائی اور طاقت جو تو نے ہمیں عطا فرمائی اس سے ہمیں لطف اندوز فرما۔ اور اسے ہمارا وارث جو ہم پر ظلم کرے اس سے خود ہی انتقام لیجیو۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے ان کے خلاف ہماری مدد فرما اور دین کی ہمیں مصائب سے بچائیو۔ اور دنیا ہی ہمارا بڑا اہم و غم نہ ہو۔ اور جو ہم پر رحم نہ کرے اسے ہم پر مسلّط نہ کیجیو۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللّٰھُمَّ اقسم لنا من خشیتک ما یحُولُ بیننا و بین معاصیك ومن طاعتك ما تبلّغُنا به جنّتك ومن الیقین ما تھوّنُ به علینا مصیبات الدنیا ومتّعنا با سماعنا وابصارنا وقوّتنا ما احییتنا واجعلهُ الوارث منّا واجعل ثارنا علیٰ من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر همّنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلّط علینا من لا یرحمنا (ترمذی ابواب الدعوات)

اسی طرح آپ دعا فرماتے۔

اے پروردگار میری مدد فرما اور میرے خلاف میرے دشمن کی مدد نہ فرما۔ میری مدد فرما میرے مدمقابل کی مدد نہ فرما۔ میرے لئے تدبیر فرما میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ میری راہ نمائی فرما اور میرے لئے ہدایت آسان کر دے۔ جو مجھ پر زیادتی فرمائے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے اللہ مجھے بہت شکر کرنے والا اور تیرا بہت ذکر کرنے والا۔ تجھ سے بہت ڈرنے والا۔ تیری بہت اطاعت کرنے والا۔ تیری طرف جھکنے والا، دردمند۔ تیرے دروازہ کا طالب بنا۔ پروردگار میری توبہ قبول فرما۔ میرے گناہوں کو دھو دے۔ میری دعا قبول فرما۔ میری دلیل کو میری زبان کو سداد عطا کر میرے سینہ سے ہر قسم کی ناپسندیدہ چیز نکال دے۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

رب اعنّی ولا تعن علیّ وانصرنی ولا تنصر علیّ وامکر لی ولا تمکر علیّ واھدنی ویسّر الھدیٰ وانصرنی علیٰ من بغیٰ علیّ۔ رب اجعلنی لك

شَكَّاراً لَكَ ذَكَّاراً لَكَ رَهَّاباً لَكَ مِطْوَاعاً لَكَ مُخْبِتاً إِلَيْكَ أَوَّاهاً مُنِيباً رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي (ترمذی ابواب الدعوات)

خدا کی کس سے پناہ مانگی ـــ

یہ تو وہ امور تھے جو آپ نے خدا سے مانگے۔ آپ کچھ چیزوں سے خدا کی پناہ بھی مانگتے۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے اِن امور سے پناہ مانگتے۔

سفر پر روانہ ہوتے وقت آپ ہر بُرائی سے خدا کی پناہ مانگتے خواہ وہ قصداً سرزد ہو یا بلا قصد۔ آپ ہر قسم کے ظلم سے خدا کی پناہ مانگتے۔ آپ ہر زیادتی سے خواہ وہ آپ کے آدمیوں سے سرزد ہو یا کوئی آپ سے کرے پناہ مانگتے (ترمذی ابواب الدعوات)

جب کسی مبتلائے آلام کو آپ دیکھتے تو اسے سنائے بغیر اس تکلیف سے خدا کی پناہ مانگتے۔ اور خدا کا شکر ادا فرماتے کہ اس نے مجھے اس سے محفوظ رکھا جس میں اس کو مبتلا کیا۔ (ترمذی باب الدعوات)

آپ خدا کی ایسے دل سے پناہ مانگتے جس میں خشوع نہ ہو۔ اور اس دعا سے پناہ مانگتے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے پناہ مانگتے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے پناہ مانگتے جو فائدہ نہ دے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

آپ اللہ سے ہم و غم سے عاجزی اور سستی سے۔ بخل اور قرض کے غلبہ اور انسانی تسلط سے پناہ مانگتے ایک بار ایک آدمی آیا عرض کیا مجھے کوئی تعوذ سکھائیے جس کا میں ورد رکھا کروں فرمایا یہ کہا کرو۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں شنوائی اور بینائی کے شر سے، زبان اور دل اور شرمگاہ کے شر سے۔ (ترمذی ابواب الدعوات

آپ خدا کی پناہ مانگتے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنہ اور زندگی اور موت ہر دو کے فتنہ سے۔ آپ ہر شر سے پناہ مانگتے دعا فرمایا کرتے۔ اے اللہ ہر شر سے جو تو نے پیدا کیا تیری پناہ چاہتا ہوں۔ سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی کوفت اور کلفت اور ہر قسم کے نقصان سے پناہ مانگتے۔ مظلوم کی دعا سے پناہ مانگتے۔ اور گھر واپس ہونے پر گھر کے بُرے منظر سے پناہ مانگتے۔ دولت اور فقر کے فتنہ سے آپ پناہ مانگتے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور سجدہ میں یہ دعا فرماتے۔ اے اللہ تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری عفو کی پناہ طلب کرتا ہوں تیری سزا سے، نماز کے بعد پناہ طلب کرتے۔ اے اللہ بزدلی۔ بخل اور رذیل عمر اور دنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ

مانگتا ہوں۔ بد اخلاقی، بد اعمالی، بے حیائی اور رہزنی سے خدا کی پناہ مانگتے۔ آپ نفاق، بد اخلاقی سے خدا کی پناہ طلب کرتے۔

حضرت ابو امامہؓ کا شکوہ اور حضورؐ کا جواب

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت دعائیں سکھائیں۔ سب ہم کو یاد نہ رہیں تو ہم نے عرض کیا حضور یہ سب ہم کیسے یاد رکھ سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم یوں دعا کر لیا کرو۔ اے اللہ جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگا ہم مانگتے ہیں اور جس سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تجھ سے ہی مدد مانگی جا سکتی ہے۔ تجھ تک ہی فریاد پہنچائی جا سکتی ہے۔ تیرے علاوہ کسی کو قدرت اور طاقت نہیں۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مجلس انصار اللہ کا سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶/۲۸ ستمبر کو منعقد ہوگا۔

اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:- ۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم۔ ۲۔ رسالہ روئداد جلسہ دعا

۳۔ صداقت انبیاء علیہم السلام از قرآن کریم

زعماء/ زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس امتحان میں شریک کرانے کی کوشش کریں۔ شریک ہونے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت بہرحال زیادہ ہونی چاہیئے۔ رسالہ روئداد جلسہ دعا الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے سوا روپیہ میں براہ راست طلب فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مرکز کی طرف سے تمام مجالس انصار اللہ اور ناظمین اعلیٰ/ اضلاع کو یہ ایک ضروری ہدایت ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری ہر ماہ باقاعدگی سے بھجوائیں۔ مگر بعض مجالس اور ناظمین اعلیٰ/ اضلاع کی طرف سے رپورٹیں باقاعدگی سے نہیں مل رہیں۔ پس تمام مجالس ناظمین اعلیٰ/ اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ ماہانہ رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

عدل ومساوات کا اسلامی تصوّر

ابن احمد

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب دنیا کے لئے بھیجا۔ ان کا پیغام کسی خاص قوم یا نسل یا رنگ کے لیئے نہ تھا۔ آپؐ کے صحابہ میں بلال حبش کے تھے تو صہیب روم اور سلمان فارس کے اور امت میں ان بزرگوں کا جو مقام تھا وہ اس سے ظاہر ہے کہ امیر المومنین عمرؓ فاروق بلالؓ کو آتا دیکھتے تو فرماتے ہمارا آقا بلالؓ آیا، ہمارا آقا بلال آیا۔ اور فتح مکہ کے دن عربوں کو اس کے جھنڈے تلے امان ملی تھی صہیبؓ کے متعلق حضرت عمر فاروق نے فرمایا تھا میرا جنازہ وہ پڑھائیں اور حضرت سلمانؓ ہی وہ صحابی ہیں، جن کے متعلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سلمانؓ منّا کہ سلمانؓ ہم میں سے ہے۔ یہ ہمارا ہے گویا اسے اپنے خاندان کا فرد قرار دیا۔

حجة الوداع کا خطبہ، انسانی حقوق کا منشور

حضورؐ کا حجة الوداع کا خطبہ انسانی مساوات کا شاہکار ہے۔ جس میں آپؐ نے فرمایا۔ تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں اسی طرح محترم و مامون ہیں جس طرح حج کا یہ دن یہ مہینہ، یہ شہر واجب الاحترام ہے۔ پھر فرمایا۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں۔ اور نہ کسی عجمی کو عربی پر سوائے تقوےٰ کے اور حضور نے فرمایا تھا۔ تم سب ایک باپ آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ مختلف قبیلے امتیاز کے لئے ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ ایک باپ اپنے بیٹوں کے مختلف نام رکھتا ہے۔ اور اس کی غرض صرف امتیاز ہوتی ہے۔ ورنہ اسلام میں کوئی طبقات نہیں۔ اس سوسائٹی میں نیکی وجہ عزت ہے۔ ہاں وجہ فخر اور مباہات نیکی بھی نہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ نیک کون ہے۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی صفوں میں قومی طور پر اس وقت شگاف پیدا ہوا جب عرب و عجم کی کشمکش پیدا ہوئی۔ بنو امیہ نے عربوں کو ہر شعبۂ زندگی میں آگے کیا۔ پھر اس کا ردّ عمل بنو عباس کی صورت میں ظاہر ہوا۔ مسلمانوں کی مثال تو اللہ تعالےٰ نے ایک عمارت سے دی ہے۔ افراد امت کی مثال اینٹوں کی ہے کہ ہر اینٹ دوسری کے لئے مضبوطی اور سہارے کا باعث ہوا کرتی ہے۔

مکمل مساوات

افرادِ قوم کے درمیان مکمل مساوات اسلامی تعلیم کا طرۂ امتیاز ہے۔ خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم معاشرتی طور پر صحابہؓ سے اپنے آپ کو ممتاز نہ رکھتے تھے۔ آپؐ پڑھ چکے ہیں جنگِ بدر کے موقعہ پر صفوں کی درستی کے وقت جب ایک شخص کے ننگے جسم کو آپؐ کی چھڑی چھو گئی۔ اور اس شخص نے انتقام لینا چاہا تو آپؐ نے اپنی کمر ننگی کر دی تھی کہ لو انتقام لے لو۔

اسی طرح ایک بار مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت ہجوم کی وجہ سے ایک شخص آپؐ پر آ گرا۔ آپؐ نے دستِ مبارک میں پتلی سی لکڑی کے ذریعہ اس کو ٹھوکا دیا اور لکڑی کا سرا اس کے منہ پر لگا اور ہلکی خراش آ گئی۔ تو آپؐ نے فرمایا مجھ سے انتقام لے لو۔ لیکن اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے معاف کر دیا

قانونی مساوات

اسلام میں قانونی طور پر تمام افراد مساوی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب بڑے آدمیوں سے کوئی قصور ہوتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کمزور ایسی جرم کا مرتکب ہوتا اسے سزا دی جاتی۔ ایک بار مخزوم قبیلہ کی فاطمہ نامی ایک عورت نے چوری کی۔ یہ عورت کوئی معمولی عورت نہ تھی۔ صحابہ رضؓ کو خیال آیا کہ اس کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے مشورہ کیا کہ کسی کو حضورؐ کی خدمت میں سفارش کے لئے بھیجا جائے۔ آخر یہ طے پایا کہ اسامہ حضورؐ کو سب سے پیارا ہے اسے بھجوایا جائے۔ چنانچہ اسامہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے سنا تو چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا اسامہ کیا تو خدا کی مقرر کردہ سزا کے بارے میں سفارش کرتا ہے۔ یہ تو فاطمہ مخزومیہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کٹوا دیتا۔

یہ واقعہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضورؐ اپنے نواسہ حسینؓ اور غلام زادہ اسامہ کو اپنے زانو پر بٹھا کر سینے سے لگاتے تھے۔ غلام زادہ اسامہ کو لشکر کا سپہ سالار بنایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو ان کی کمان میں دیا۔ وہ غلام جن کا عرب میں کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ ان کا معاشرہ میں کوئی مقام نہ تھا۔ انہیں آزاد عربوں کے استاد بنایا۔ اہلِ علم نے ایسے غلاموں کی فہرست تیار کی جو مختلف علوم کے ماہر تھے اور آزاد ان سے درس لیتے تھے۔

ایک بار ایک غیر مسلم قرض خواہ آیا۔ اس نے حضورؐ سے سختی سے قرض کا مطالبہ کیا۔ صحابہؓ کو اس پر طیش آیا اور اس کے مزاحم ہوئے اور کہا جانتے ہو تم کس سے بات کر رہے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا بھئی قرض والے کو حق ہے اور صحابہ کو آپؐ نے مزاحم ہونے سے روکا۔ پھر خولہ بنت قیس سے کھجوریں منگوائیں اس کا قرضہ ادا کیا اسے کھانا بھی کھلایا۔ وہ یہ خلق دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ آج صاحبِ اقتدار کیا کیا اپنے لئے حق نہیں رکھتے۔ لیکن مساوات کے عظیم علمبردار کا نمونہ یہ تھا۔

ہر ایک کے لئے ترقی کے یکساں مواقع ہیں

مساوات کا یہ بھی مفہوم ہے کہ ہر آدمی مساوی حق رکھتا ہے۔ کسی بھی شخص کو اس کی صلاحیتوں کی بناء پر ترقی اور رتبہ دیا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ کسی بڑے گھرانے کا ہے یا نہیں یا اس کی کسی خاص آدمی نے سفارش کی ہے یا نہیں۔ حضورؐ نے اس بارہ میں انسانی مساوات و عدل کا بہترین نمونہ قائم فرمایا۔ جنگ موتہ جو ۸ھ ہجری میں پیش آیا۔ اس کے لئے جب شام کی طرف تین ہزار کا لشکر بھجوایا تو اس لشکر کا امیر زیدؓ بن حارثہ کو بنایا جس میں زیدؓ شہید ہو گئے۔ اور گیارہ ہجری کو پھر اسی طرف لشکر بھجوایا۔ تو اب زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ کو امیر لشکر بنایا۔ حالانکہ اس لشکر کا جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابہ بطور سپاہی گئے تھے۔ اور جب کسی نے اس پر اعتراض کیا کسی عرب کی رگِ عصبیت پھڑکی تو آپؐ نے فرمایا اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم نے اس کے باپ کی امارت پہ بھی اعتراض کیا تھا۔ فرمایا یہ امارت کا حقدار ہے۔ پھر اپنے ہاتھ سے اسامہؓ کے جھنڈے کو گرہ دی اور جب حضورؐ کی وفات کے بعد یہ لشکر روانہ ہوا تو حضرت ابوبکرؓ خلیفۃ المسلمین لشکر کو روانہ کرنے آئے۔ تو اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور حضرت ابوبکرؓ مشایعت میں جا رہے تھے۔ اسامہؓ نے سواری سے اترنا چاہا لیکن حضرت ابوبکرؓ نے سوار رہنے پر اصرار کیا اور فرمایا آپ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تھا۔ غرض اس طرح عمل سے اس برگزیدہ انسان نے سبق دیا کہ تمام انسان بحیثیت انسان مساوی ہیں۔ کوئی درجہ میں بڑائی لے کر نہیں آتا۔ البتہ اور تقویٰ کی بناء پر ہر ایک کو رتبہ ملنا چاہیئے۔

سفارش پر عہدہ نہ دیا جائے

ایک بار حضرت ابوذر غفاری دو نوجوان لڑکوں کو لے کر آئے اور ان کی زکوٰۃ کی وصولی پر تقرر کی سفارش کی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر جسے عہدہ کی خواہش ہو ہم اسے عہدہ نہیں

دیتے اور ابو ذر جب آدمی کے سپرد کوئی کام کیا جائے تو خدا اس کے نباہنے کی اسے توفیق دیتا ہے لیکن کام جب مانگ کر لیا جائے تو پھر کام اس پر حاوی کر دیا جاتا ہے۔ حضورؐ کی اس ہدایت میں کتنے سبق ہیں۔ جب کسی کو عہدہ کی خواہش ہو گی تو اس میں کچھ نفس پرستی کا دخل ہو گا۔ اور پھر اس عہدہ سے فائدہ اٹھانے کے زیادہ امکانات ہوں گے۔ عہدہ میں بے نفسی بے حد اہم ہے۔ دوسرے حضورؐ نے سفارش کے رجحان کو روکا ہے۔ جس سوسائٹی میں سفارش بڑھ جاتے، وہاں ایک دوسرے کے حقوق کا اتلاف بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اور نا اہل آدمی آگے بڑھتا ہے۔ جو مساوات کی روح کے خلاف ہے۔

عہدیدار قوم کا خادم ہے

یہ بھی حضورؐ کا ارشاد ہے اور یہی آپؐ کا عملی نمونہ تھا کہ عہدیدار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ وہ اپنی ذمہ واری کی وجہ سے خدا کے حضور جواب دہ ہے۔ عہدہ ایک امانت ہے۔ حضورؐ نے یہ الفاظ ایک موقعہ پر ابو ذر سے فرمائے تھے۔ ابوذرؓ عہدہ ایک امانت ہے اور انسان بہرحال کمزور ہے۔ چنانچہ حضورؐ کے تربیت یافتہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں۔ عہدہ دار بننے کا اہل وہ شخص ہے۔ جو عہدہ دار نہ ہو تو بھی اپنی مسئولیت کی وجہ سے یہ سمجھے کہ وہ عہدہ دار ہے۔ اور جب اسے عہدہ دار بنا دیا جائے تو وہ یہ سمجھے کہ میں ان میں سے ہی ایک ہوں۔ دیکھئے مساواتِ محمدی کا یہ کتنا اچھا پہلو ہے کہ امیر کی اطاعت کا حکم ہے۔ لیکن امیر کو یہی سبق دیا ہے کہ وہ عوام کا خادم ہے۔ اس کے پاس عوام نے امانت رکھی ہے اور وہ بھی عوام میں سے ہے

جنگِ بدر کے واقعہ میں یہ گزر چکا ہے کہ مسلمانوں کے پاس سواریاں بہت تھوڑی تھیں۔ ۳۱۳ کے لئے ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ حضورؐ کے لئے بھی کوئی الگ سواری نہ تھی۔ دوسروں کے ساتھ سواری میں شریک تھے۔ باری باری سے آپؐ بھی سوار ہوتے تھے۔ صحابہؓ نے اصرار کیا حضور ہم پیدل چلتے ہیں آپؐ سوار ہو جائیں۔ مگر آپؐ نے انکار کر دیا۔ اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ میں تم سے چلنے میں کمزور نہیں اور ثواب کی خواہش بھی مجھے کسی سے کم نہیں۔

اسلام میں نماز میں نماز کی امامت کا اہل وہ ہوتا ہے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ متقی ہو، اور امیر کو حکم ہے کہ وہ امامت کروائے۔ یہاں بھی یہ حکم ہے۔ یہ نہیں دیکھا کہ فلاں خاندان کا ہو یا بڑے گھر کا بلکہ وہ ہو جسے قرآن زیادہ آتا ہو۔

چند استفسارات اور ان کے جوابات

(سوال) الفضل میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر کا متن بعنوان "رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے صبر و استقامت کے نمونے" شائع ہؤا اس میں شہید کربلا کا سفر بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حضرت نے اپنی بہن کے منہ پر پانی چھڑکا ہوش میں لانے کے لئے۔ یہ واقعہ ۹-۱۰ محرم کی رات کا ہے میرے ذہن میں ذیل کا سوال اٹھا۔

(۱) کیا شہید کربلا کے پاس پانی تھا کہ چھینٹے مارنے کے کام لایا گیا۔

(۲) کیا ان کے پانی کے ذخیرے خیموں میں موجود تھے؛ ہم تو آج تک یہ پڑھتے آئے ہیں کہ سب لوگ تین دن کے پیاسے تھے۔ اگر پانی تھا تو پیاس کیسی کوئی حوالہ

(۳) پھر الفضل میں "حرم کی حدود میں ظلم وستم" کے تحت فرمایا کہ حضرت بلالؓ کو امیہ تکلیف دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "خدا کی قسم اسی طرح بوجھ کے تلے رکھوں گا ..." یہ کونسا خدا ہے جس کی امیہ نے قسم کھائی۔ کیا وہ موحد تھا یا کافر کوئی حوالہ۔

خاکسار: سلطان محمود ریٹالہ خورد

(جواب) مکرم محترم سلطان محمود صاحب ریٹالہ خورد۔ السلام علیکم

آپ کے دو سوال ہیں ایک یہ کہ امیہ بن خلف نے حضرت بلالؓ پر ظلم و ستم ڈھاتے ہوئے کہا تھا کہ "واللہ" یہ کونسا خدا تھا۔ کیا وہ موحد تھا یا کافر۔ امیہ بن خلف کے یہ الفاظ ابن ہشام جلد اول کے صفہ ۲۲ پر ہیں۔ بے شک عرب میں زمانۂ جاہلیت میں بعض افراد توحید پرست بھی تھے۔ اور ان میں ورقہ اور زید کا نام تو آتا ہے۔ میتھولوجیا عند العرب ۱۴۴ؔ) اس کے علاوہ یہ بھی ثابت ہے کہ اہل جاہلیت میں خدا کا تصور بھی تھا میتھولوجیا عند العرب کتاب کے ساتویں باب میں "اللہ والملائکۃ" کے عنوان کے تحت ڈاکٹر محمود سلیم حوت نے یہ بحث کی ہے کہ جہاں وہ عبد العزیٰ وغیرہ نام رکھتے تھے وہاں عبد اللہ بھی رکھتے تھے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ لفظ اللہ کا استعمال ان کے ہاں بھی تھا۔ لیکن اس کا تصور وہ نہیں تھا جو اسلام نے پیش کیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بھی سہیل سردار

نے عنوان معاہدہ میں یہ لکھنا تو منظور کر لیا باسمك اللهم، لیکن بسم الله الرحمٰن الرحیم لکھنا منظور نہ کیا اور عذر یہ کیا کہ "لا اعرف" کہ میں رحمٰن رحیم نہیں جانتا (ابن ہشام جلد ۲ جزو ثالث صـ۲۸۲)۔ یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ اللہ کا تصور اور اس لفظ کا استعمال ان کے ہاں موجود تھا۔ لیکن توحید پرست یعنی یہود میں بھی توحید کا وہ کامل تصور نہ تھا جو اسلام نے پیش کیا ہے یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب میں ان لوگوں کے جواب میں لکھا ہے۔ جنہوں نے کہا جب توریت میں توحید موجود تھی تو اسلام نے کونسی نئی بات پیش کی ہے۔ قرآن بھی اس کی تائید فرماتا ہے۔ سورۂ زمر کی آیت نمبر ۴ میں فرمایا

والذين اتخذوا من دونه اولياء ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفیٰ

فرمایا وہ لوگ جو خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو دوست یا آقا بناتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم انکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ تا یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ گویا بت پرستوں میں بھی خدا کا تصور تو تھا اور بت پرستی کی وہ یہ تاویل کرتے تھے کہ یہ ہمیں خدا کے مقرب بناتے ہیں۔ تقسیم ملک سے پہلے بعض ہندوؤں سے گفتگو کرتے وقت میں نے خود ان سے یہ توجیہہ بھی سنی کہ یہ بت تو ہم یکسوئی کے لئے رکھتے ہیں۔ ان کی عبادت تو نہیں کرتے۔

پس ان میں سے بہت کم توحید پرست تھے۔ ہاں ان کے کلام میں یا یوں کہیئے کہ زبانوں پر خدا کا لفظ ضرور تھا۔ اگرچہ وہ انکی حقیقت سے آشنا نہ تھے۔ اور خدائی صفات کا جو بیان قرآن اور اسلام نے پیش کیا۔ وہ تو کسی مذہب میں موجود نہ تھا۔

دوسرا استفسار آپ کا واقعہ کربلا کے بارہ میں تھا کہ نو محرم کی رات کو حضرت زینب کے منہ پر چھڑکنے کے لئے پانی کہاں سے آیا اور یہ کہ یہ سب کچھ چند گھنٹوں میں ہو گیا۔ اس بارہ میں عرض ہے کہ میں نے جس کتاب کا حوالہ مضمون میں دیا ہے۔ یہ ایک عربی مصنف عمر ابو النصر کی ہے جو بیروت میں چھپی ہے اس کا اردو ترجمہ پاکستان میں شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے کیا ہے جسے مکتبہ جدید انارکلی نے شائع کیا۔

اگر یہ مصنف نے لکھا ہے۔ یکم محرم کو عراق کی سرحد پر شراف میں ابن زیاد کا لشکر اور امام حسین کا لشکر آمنے سامنے خیمہ زن ہوا۔ حضرت حسین علیہ السلام نے زہیر بن قین کے مشورہ پر اپنے پہلے پڑاؤ سے بائیں جانب جبل ذی حسم پر ڈیرے ڈال دیئے کہ یہ نسبتاً محفوظ جگہ تھی۔ حضرت حسین علیہ السلام کے علاقہ میں پانی تھا جبکہ حر کے دستہ کو پانی میسر نہ تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے اپنے لشکر کو فرمایا کہ ان کو پانی

پلاؤ اور ان کے گھوڑوں کو بھی سیراب کرو (الحسین مترجمہ شیخ محمد احمد صفحہ ۱۰۶) پھر یہاں سے دونوں لشکروں نے کوچ کیا۔ عذیب الہجانات سے ہوتے ہوئے قصر بن مقاتل پہنچے۔ یہاں پر دونوں فریقوں نے پڑاؤ کیا۔ یہاں سے پھر رات کے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ حر کی یہ کوشش تھی کہ امام حسین کوفہ کی طرف روانہ ہوں۔ نینوی پہنچ کر پھر لشکر امام نے پڑاؤ کیا۔ یہاں حر بن یزید کو کوفہ سے خط ملا کہ حضرت حسین کو جہاں ہو وہیں روک لو اور انہیں ایسی جگہ اترنے پر مجبور کرو۔ جہاں نہ پانی ہو نہ کوئی سرسبزی۔ حضرت امام حسین نے فرمایا مجھے چھوڑ دو۔ میں نینوی یا کسی اور جگہ خیمہ زن ہو جاؤں۔ لیکن حر نے کہا میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھ پر جاسوس بھی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ میں ابن زیاد کے احکام کی تعمیل پر مجبور ہوں۔ یہاں سے پھر قافلہ چل پڑا۔ فرات کے قریب کربلا کے مقام پر پہنچے تو حر آگے بڑھا اور کہنے لگا اب میں آپ کو آگے نہ بڑھنے دوں گا۔ چنانچہ امام حسین علیہ السلام کا قافلہ مجبوراً یہیں خیمہ زن ہو گیا۔ اس وقت محرم کی دوسری تاریخ تھی (الحسین صفحہ ۱۱۸) سات محرم تک امام حسین علیہ السلام دریا سے پانی لیتے رہے۔ سات محرم کو عمر بن سعد نے پانچ سو سوار دریا پر بھیجے۔ اور انہیں تاکید کر دی کہ امام حسین کو پانی کا ایک قطرہ نہ پہنچنے پائے۔ حضرت امام حسین پر جب پیاس کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنے سوتیلے بھائی عباس بن علی کو پانی لانے کے لئے بھیجا۔ وہ بیس پیادے اور تیس سوار لے کر دریائے فرات پر پہنچے۔ عمر بن سعد کے دستے نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ مقابلہ کرتے ہوئے دریائے کنارے تک پہنچ گئے اور مشکیں بھر کر واپس آ گئے (الحسین صفحہ ۱۲۰) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات محرم کو حضرت امام کے خیمہ میں پانی کا کچھ ذخیرہ ہو گیا۔

جو واقعہ میں نے تقریر میں بیان کیا تھا وہ نو اور دس محرم کی درمیانی شب کا تھا۔ جب بہن کے منہ پر حضرت امام نے انہیں ہوش میں لانے کے لئے پانی چھڑکا۔ دس محرم کو جب جنگ زوروں پر ہوئی تو امام حسینؑ کے ساتھیوں کی پیاس کا ذکر آتا ہے (الحسین صفحہ ۱۳۶) اور ظہر کے وقت حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا خونچکاں واقعہ ہو گیا۔

اس عربی مصنف نے محرم ۶۱ھ کے واقعہ کو اکتوبر ۶۸۰ء قرار دیا ہے۔ بہرحال عراق کی تپتی زمین پر جنگ کے دوران پانی کے نہ ملنے کا ذکر ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے دس محرم کو کسی وقت پانی خیمہ امام میں ختم ہو گیا۔ فرات کا دریا بہتا رہا۔ ہر کس و ناکس حتیٰ کہ درندے اور جانور بھی اس سے سیراب ہوتے رہے۔ اگر وہ پانی بند تھا تو نواسہ رسول پر اور یہ پانی بند کرنے والے مسلمان تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اے کاش کوئی اس سے سبق حاصل کرے۔ والسلام

خاکسار۔ غلام باری سیف

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ تربیتی اجتماع ۳۱؍اکتوبر یکم و دو نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں اپنی خصوصی روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہیں۔ اس طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ اس کے مطابق فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ امسال مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۱؍اکتوبر یکم و ۲ نومبر ۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہِ کرم اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

اس امر کی خاص پابندی کی جائے کہ تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوائی جائیں اور تجاویز بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ مجلس عاملہ کے فلاں تاریخ کے اجلاس میں یہ تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کا انیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

مجالس کے لئے بعض ضروری ہدایات

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال مجلس انصار اللہ کا انیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۱ اخاء/اکتوبر یکم و دو نبوت/نومبر ۱۳۵۴ ہش/۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی برکات کا حامل ہوتا ہے خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور قلوب میں اثر پیدا کرنے والی نصائح سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ حاضرین۔ بزرگان سلسلہ اور اہل علم احباب کی پُرمغز تقاریر سے مستفید ہوتے ہیں۔ رقت سے پُر دعاؤں اور انابت الی اللہ کے جو مواقع اجتماع میں ملتے ہیں۔ انکی لذت شامل ہونے والے احباب ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ دلوں میں ایک خاص قسم کا اطمینان اور سکون پیدا ہوتا ہے۔ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور دوستوں سے ملاقات ان امور کے علاوہ ہے۔ آپ ازراہ کرم ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے انصار کو پُرزور تحریک فرمائیں۔ دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق ناظمین اعلیٰ/ناظمین اضلاع نیز زعماء اعلیٰ/زعماء کی اس مرکزی اجتماع میں حاضری لازمی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس سے قبل از وقت رخصت حاصل کر لیں۔ مندرجہ ذیل امور کی طرف بھی ازراہ کرم فوری توجہ فرماویں۔

۱۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انتخاب کی سہ سالہ میعاد امسال کے آخر میں ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے امسال مجلس شوریٰ کے موقعہ پر آئندہ تین سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔ اس کے لئے آپ حسب قواعد دستور اساسی انصار اللہ اپنی مجلس سے صدر مجلس کے لئے نام تجویز کر کے جلد بھجوا دیں۔ نام بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ تبوک/ستمبر ہے۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسے انصار کو جن کی عمر ۴۱ سال سے ۵۵ سال تک ہوگی صف دوم میں شمار فرمانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ صف دوم کا ایک الگ نائب صدر ہوگا جس کا انتخاب امسال مجلس شوریٰ انصار اللہ کے موقعہ پر ہوگا۔ نائب صدر صف دوم کے لئے آپ کی مجلس کی طرف سے نام تجویز فرما کر ۲۰ تبوک/ستمبر سے پہلے پہلے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

۳۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ کے لئے اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے کوئی تجویز بھجوانا چاہتے ہوں تو مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد (معین الفاظ میں) ۲۰ تبوک/ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اسکے بعد آنے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

۴۔ اپنی مجلس کی طرف سے نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرماویں۔ قواعد کے مطابق ۲۰ ارکان یا اسکی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بلحاظ صحابی ہونے اور ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء/زعماء اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہونگے۔ نمائندگان کی اطلاع مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ اخاء/اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ تک آپکی طرف سے اطلاع مل جانی چاہیئے۔

۵۔ سالانہ اجتماع کا چندہ جسکی شرح کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے۔ جملہ ارکین سے وصول کر کے جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کے انتظامات میں مالی دشواری پیش نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ آپکا حامی و ناصر ہو اور آپکو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند پاکیزہ اشعار

میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں مگر بندہ درگہ پاک ہوں
میں قرباں ہوں دل سے تری راہ کا نشاں دے مجھے مرد آگاہ کا
نشاں تیرا پا کر وہیں جاؤں گا جو تیرا ہو وہ اپنا ٹھہراؤں گا
کرم کر کے وہ راہ اپنی بتا کہ جس میں ہو اے میرے تیری رضا

ترے نام کا مجھ کو اقرار ہے ترا نام غفار و ستار ہے
بلا ریب تو حی و قدوس ہے ترے بن ہر اک راہ مالوس ہے
مجھے بخش اے خالق العالمین تو سبوح و انی من الظٰلمین
میں تیرا ہوں اے میرے کرتار پاک نہیں تیری راہوں میں خوف ہلاک
ترے در پہ جاں میری قرباں ہے محبت تری خود مری جان ہے
وہ طاقت کہ ملتی ہے ابرار کو وہ دے مجھ کو دکھلا کے اسرار کو

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔